إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل — روزنامہ — لاہور

یوم ۔ سہ شنبہ — فی پرچہ ۱؍

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲½ روپے

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۱۱ اخاء ۱۳۲۸ہش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۳۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں کے متعلق نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رقمطراز ہیں:۔

عزیزی عبد اللہ خاں کی طبیعت کل یکدم بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے سے بہت خراب ہو گئی تھی۔ آج نسبتاً بہتر ہے۔ مگر کمزوری لب بستہ ہے۔ بخار بھی گو کم ہو گیا ہے۔ مگر ہے۔ تمام بھائی بہنوں سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ کل ان کو بستر پر لیٹے لیٹے پورے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ بڑی سخت گھڑیوں سے گذار کر خدا تعالیٰ نے بار بار ان کی جان اپنے فضل سے بچائی ہے۔ اسی کے فضل و کرم سے آئندہ صحت کی امید ہے۔

پٹ سن اور اعلیٰ کپاس پر برآمد کا محصول کم نہیں ہوگا

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ آج اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان کے کاشتکاروں کو پٹ سن کی پیداوار کا معقول اور منصفانہ معاوضہ دلانے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ لیکن اس کے لئے کرنسی کی کوئی نئی قیمت مقرر نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ حکومت پاکستان کرنسی کی کوئی قیمتیں مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت پٹ سن اور اعلیٰ کپاس پر برآمد کا محصول کم نہیں کرے گی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں یہ شکوہ کیا۔ کہ ہندوستان نے ... کے تیل اور فولاد پر برآمد کا محصول بڑھا کر پاکستان ... غیر تاجرانہ اور امتیازی سلوک کیا ہے۔

والئے ایران شاہ محمد رضا شاہ پہلوی اگلی سردیوں میں پاکستان تشریف لائیں گے

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ آج کراچی میں اس اعلان پر عوام میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ کہ والئے ایران شاہ محمد رضا شاہ پہلوی اگلی سردیوں میں پاکستان کا دورہ فرمائیں گے کراچی کے سیاسی حلقوں میں اس خبر سے عام احساس یہ ہے۔ کہ آپ کی آمد سے دونوں ہمسایہ ملکوں کے مذہبی اور تمدنی تعلقات اور دوستی کا ناطہ مضبوط تر ہو جائے گا۔ یاد رہے۔ کہ حکومت ایران اور ایرانی عوام آج تک پاکستان سے ہمدردی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر سب سے پہلا پیغام تہنیت ایران کی حکومت کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ پھر مجلس اقوام کی رکنیت کے لئے سب سے پہلی تائید ایران ہی کی طرف سے ہوئی۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں جب پاکستان کے وزیر اعظم بھی حکومت ایران کی خاص دعوت پر طہران تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں سے آپ نے ایرانی زبان میں ایرانی عوام تک پاکستان اور اس کے عوام کی طرف سے خلوص اور دوستی کا پیغام نشر کیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ اسلامی ممالک میں ابھی اور زیادہ قریبی تعلق کی ضرورت ہے۔ پچھلے دنوں مہاجرین پاکستان کے سلسلے میں بھی ایران کی طرف سے خاص امداد و اعانت بہم پہنچائی گئی۔ بانئ پاکستان کی وفات پر خود حضرت شاہ ایران کے بھائی شاہ علی رضا شاہ پہلوی تعزیت کے لئے کراچی تشریف لائے تھے۔ شاہ ایران پہلے اسلامی تاجدار ہوں گے جو پاکستان تشریف لائیں گے۔

بارہ افراد بری طرح زخمی

مراد آباد ۱۰ اکتوبر۔ کل شہر میں دو مختلف قوموں کے افراد میں لڑائی ہو جانے سے ۱۲ آدمی بری طرح زخمی ہوئے۔ یہ لڑائی دو فروٹ فروشوں میں ہوئی تھی۔

سمجھوتا نہیں ہو سکا

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان کے نائب وزیر داخلہ کے اعلان کے مطابق وہ سندھ آبزرور کے منتظمین اور سندھ یونین آف جرنلسٹس میں سمجھوتہ کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ یونین یہ چاہتی تھی۔ کہ ثالثی ٹریبونل کے تقرر سے پہلے زیر تعطل عملے کو بحال کیا جائے۔

بٹاویہ

بٹاویہ ۱۰ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے انڈونیشی کمشن کی ایک اطلاع کے مطابق ولندیزیوں اور انڈونیشیوں میں اس بات پر معاہدہ ہو گیا ہے۔ کہ دونوں طرف سے سیاسی اور جنگی قیدیوں کو فی الفور آزاد کر دیا جائے۔

کشمیری مہاجرین کے لئے اطلاع

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر الیس ... کے ایک حکم کے مطابق آئندہ کے لئے جموں و کشمیر کے مہاجرین کو صنعت ... راشن ایبٹ روڈ والے راشن ڈپو سے ملا کرے گا۔ لہٰذا تمام ایسے مہاجرین آئندہ اسی راشن ڈپو سے اپنا راشن حاصل کیا کریں۔

دہلی میں پاکستانی کرنسی کی بلیک مارکیٹ

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ ڈان کے اسٹاف رپورٹر کے مطابق دہلی میں پاکستانی روپے بلیک مارکیٹ میں اعلیٰ قیمتوں پر بک رہے ہیں۔ اسٹاف رپورٹر نے یہ خبر ان مسافروں کے بیانات کے حوالے سے لکھی ہے۔ جو نئی دہلی سے حال ہی میں کراچی پہنچے ہیں۔ ان مسافروں کا بیان ہے کہ ولنگڈن کے ہوائی اڈے پر اور دیگر بہت سے مقامات پر پاکستان کا ایک سو روپیہ ایک سو چالیس روپے سے ایک سو پچاس روپے تک بھی بکتا دیکھا گیا ہے۔

برطانیہ میں آئندہ عام انتخابات بہت جلد ہوں گے

نادرن ہمپٹن لینڈ ۱۰ اکتوبر۔ کل یہاں حکومت برطانیہ کے وزیر صحت مسٹر اینورن بیون نے بتایا۔ کہ برطانیہ میں آئندہ انتخابات بہت جلد ہوں گے۔ گو میں اس سلسلے میں معین تاریخ تجویز نہیں کرتا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ عوام کو شخصیتوں کے معاملے میں سیاسیات کو مقدم جاننا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ لیکن ان انتخابات میں مقابلہ سوشلسٹوں اور قدامت پسندوں کا نہیں بلکہ دو اصولوں کا ہوگا۔ جو آج کل دنیا کے ہر ملک کے زیر بحث ہے۔

جرمن عوامی جمہوریت کو تسلیم کرنے کی رسم

برلن ۱۰ اکتوبر۔ آئندہ منگل کو مشرقی جرمنی کے ایوان عام میں روسی حکام کی طرف سے قابض فوجوں میں کافی کمی اور برلن سے ان کے مکمل اخراج کا اعلان کیا جائیگا۔ اس کے بعد روسی سرکاری طور پر جرمن عوامی جمہوریت کو تسلیم کریں گے۔ اور اپنے سفیر ممنوف کے تقرر کا اعلان کریں گے۔ جنرل تشوکوف جو اب تک روسی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر تھے۔ آئندہ روسی فوجوں کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے پوٹسڈم میں مقیم رہیں گے۔ یہ فوجیں حتی المقدور بارکوں میں رہیں گی یا تربیتی کیمپوں میں۔ (رسٹار)

یوگوسلاویہ پر یلغار کے منصوبے

بلغراد ۱۰ اکتوبر۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اب جبکہ روسی سفارت خانے کی ہر تجویز بیکار ثابت ہو چکی ہے۔ روس کے منظم گوریلا دستے ہنگری اور رومانیہ کی سرحد عبور کر کے یوگوسلاویہ پر یلغار کر دیں گے۔ چنانچہ خبر آئی ہے۔ کہ ان روسی اسلحہ سے مسلح گوریلوں کو مشرقی یورپ میں مقبوضہ علاقے میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اور بوقت ضرورت کمک کے طور پر کام آنے کے لئے مزید روسی فوجی سامان اور غذائی رسد البانیہ پہنچا دی گئی ہے۔ دوسری طرف پراگ سے بحر اسود تک اشتراکی جماعت کی صفائی اور گرفتاریوں کا دور دورہ ہے۔ (رسٹار)

فضائی ملازمت کے امیدواروں کو اطلاع

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق رائل پاکستان ایر فورس میں بھرتی ہونے کے خواہشمند جوانوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فلائٹ لیفٹیننٹ اے کے ملک ایر سیکشن افسر راولپنڈی ایسے امیدواروں سے ۱۱ اکتوبر کو پشاور۔ ۱۳ اکتوبر کو ویسٹ ہاؤس مردان۔ ۱۴ اکتوبر کو دفتر روزگار ایبٹ آباد ۲۶ اکتوبر کو دفتر روزگار کوہاٹ اور ۲۷ اکتوبر کو ڈاک بنگلہ بنوں میں ملاقات کریں گے۔

اچھے مویشی پالنے والوں کی حوصلہ افزائی

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ملک کی بہبود کے پیش نظر اچھے مواشی پالنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے صوبے کے اہم مقامات پر اچھے مواشی کی نمائش کے میلے منعقد کئے جائیں گے۔ یہ میلے سارا سارا دن منعقد رہا کریں گے تاکہ کم از کم سات سات میل کے علاقے میں رہنے والے لوگ اس میں شامل ہو سکیں۔ اچھے مویشی رکھنے والوں کو انعام بھی دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ اگلے ہفتہ ایک معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے برطانیہ مصر کو ہوائی جہاز اور دیگر اسلحہ بھیجے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس روشن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسٹنٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

حضور فرماتے ہیں :- "میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ مقبرہ بہشتی ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے جس کے لئے یہ لوگ وصیتیں کیا کرتے تھے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں اس اعتراض کے رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے"

(الفضل ۵ جون ۱۹۴۸ء)

(سیکرٹری دفتر وصیت)

فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا پہلا دور

اس وقت مغربی پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ جس حد تک اس تیاری کا تعلق پبلک کے ساتھ ہے تعداد ۳۰ ماہ نومبر کو ختم ہو چکا ہے اور اب ان کی کتابت اور طباعت کا کام شروع ہو رہا ہے بعض دوست دریافت فرماتے ہیں کہ باوجود کوشش کے سرکاری ملازمین کی کوتاہی یا غلطی سے کسی ایسے فرد کا نام جس کا نام قواعد کے ماتحت فہرست میں درج ہونا چاہیئے تھا درج ہونے سے رہ جائے یا کسی نام کا اندراج صحیح طور پر فہرست میں درست شائع نہ ہو تو کیا فہرستوں کے شائع ہو جانے کے بعد بھی اس کی تصحیح ہو سکے گی یا وہ لوگ حق رائے دہندگی سے محروم ہو جائیں گے۔

گو حکومت کی طرف سے اس بارہ میں کوئی اعلان نہیں ہوا تاہم گذشتہ قانون اور دستور کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی غالب خیال ہے کہ فہرستوں کی طباعت کے بعد ان کو شائع کر دیا جائیگا اور فہرستوں کی کاپیاں متعلقہ ضلعوں۔ تحصیلوں تھانوں۔ میونسپل کمیٹی کے دفتروں اور پٹواریوں کے دفتروں میں لگا دی جائیں گی اور حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا جائے گا کہ لوگ انہیں دیکھ لیں اور اگر کسی کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہو یا غلط اندراج کی تصحیح مقصود ہو۔ یا کسی درج شدہ نام پر اعتراض ہو تو ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ اپنے دعاوی اور اعتراضات مقررہ فارموں پر مقررہ تاریخوں کے اندر مقررہ افسران کے سامنے پیش کر دیں۔ ایسے دعاوی اور اعتراضات کا فیصلہ ہونے کے بعد ان کے مطابق فہرستوں کے ضمیمے شائع ہو جائیں گے۔ اس لئے احباب کو اس موقع کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ)

حافظ کلاس ربوہ

نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز ہے کہ ربوہ میں حافظ کلاس کھولی جائے اور قابل حافظ حفظ قرآن پر لگا کر قرآن کریم کے حفاظ تیار کرائے جائیں۔ اگر احباب جماعت توجہ فرمائیں اور نظارت سے تعاون کریں اور اپنے بچوں کو اس غرض کیلئے بھجوائیں تو حافظ کلاس جاری کی جا سکتی ہے۔ جماعتہائے ضلع سرگودھا۔ ضلع گجرات اور ضلع جہلم خاص طور پر مخاطب ہیں۔ جو احباب قابل اور ذہین بچوں کو بھجوا سکتے ہیں وہ تحریر فرمائیں اور نظارت کی منظوری پر ایسے بچوں کو مرکز میں بھجوائیں۔ امید ہے اس نوٹ کی اشاعت کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر احباب نظارت کو اپنے منشاء سے اطلاع فرمائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب

جیسا کہ اخبار الفضل کی متعدد اشاعتوں میں اعلان کیا جا چکا ہے اور مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ خطوط بھی مطلع کیا گیا ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ اس سلسلہ میں مجالس سے نام منگوائے گئے تھے۔ جس کے لئے آخری تاریخ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء مقرر تھی۔

چنانچہ مقررہ تاریخ تک مجالس کی طرف سے صدارت کے لئے مندرجہ ذیل احباب کے نام تجویز کئے گئے ہیں :- (۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (۲) صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر (۳) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (۴) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (۵) صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (۶) خان عباس احمد خان صاحب۔

یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء تک صرف مندرجہ بالا اراکین کے نام بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ سال آئندہ (جو یکم فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا) تجویز کئے گئے۔ خدام الاحمدیہ کا صدر خدام میں سے ہی ہوتا ہے۔ چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے لئے عمر کی انتہائی حد ۴۰ سال مقرر ہے اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کے لئے انتخاب میں "صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب" اور "صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر" کا نام نہیں پیش ہو سکے گا۔

باقی چاروں نام (۱) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (۲) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (۳) صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (۴) خان میاں عباس احمد صاحب انتخاب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ منعقد کر کے ان چاروں ناموں کو پیش کریں۔ اور جس کے حق اراکین کی کثرت ہو اس سے اپنے نمائندگان کو مطلع کر دیں۔

اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ نمائندہ چونکہ اپنی مجلس کی رائے پیش کرتا ہے اور اجلاس کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لئے اس کو اجلاس کے دوران میں اپنی مجلس کی رائے تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قادیاں سے یہی ایمان لئے نکلے ہیں

پھر بغل میں ترا قرآن لئے نکلے ہیں
ہم سفر کا یہی سامان لئے نکلے ہیں

آنکھ سے اشک رواں نام ترا ورد زباں
دل میں مچلے ہوئے ارمان لئے نکلے ہیں

مال و دولت سے تو مدت ہوئی منہ پھیر چکے
اب ہتھیلی پہ فقط جان لئے نکلے ہیں

مکہ سے اٹھا مدینہ سے جو بڑھ کر پھیلا
آج ہم پھر وہی طوفان لئے نکلے ہیں

کونے کونے میں بسائیں گے گھر اُن کا تنویر
قادیاں سے یہی ایمان لئے نکلے ہیں

تنویر بن نعمت

ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز اتوار و سوموار

مندرجہ ذیل مضامین پر تقاریر ہوں گی۔ پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔

	لیکچرار
(۱) مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم	مولوی عبد المالک صاحب مولوی فاضل
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اپنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے	میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی
(۳) حضرت امام حسینؓ کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں	قاضی محمد علی صاحب خطیب جامعہ احمدیہ سیالکوٹ
(۴) جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات	جری اللہ صاحب طالب علم
(۵) حالات حاضرہ اور اتحاد بین المسلمین	مولوی خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی
(۶) کمیونزم اور اسلام	سید احمد علی صاحب سیالکوٹی
(۷) تربیت اولاد	صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور
(۸) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں	" "
(۹) اسلامی مساوات	صاحبزادہ میاں عبد اللہ عثمان عمر صاحب طالب علم جماعت دہم
(۱۰) غیر ممالک میں تبلیغ اسلام	چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور
(۱۱) جماعت احمدیہ کی اپنے مرکز سے ہجرت کے متعلق پیشگوئیاں	مولانا جلال الدین صاحب شمس
(۱۲) قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کے فرائض	" "
(۱۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا کیوں ضروری ہے؟	مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
(۱۴) جماعت احمدیہ کے عقائد اور قرآنی دلائل	" "
(۱۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ
(۱۶) مذہبی دنیا میں پیدا کردہ انقلاب	مولوی خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی
(۱۷) نظمیں	(۱) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم و دیگر شعرائے سلسلہ

نوٹ :- ان کے علاوہ اور مضامین زیر غور ہیں۔ جن کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

خاکسار قاسم الدین امیر جماعت سیالکوٹ

روزنامہ الفضل لاہور
۱۰/ اکتوبر ۱۹۴۹ء

ایٹم بم پر پابندی

گذشتہ عالمگیر جنگ کا خاتمہ ایٹم بم سے ہوا تھا۔ جب امریکہ نے ناگاساکی اور ہیروشیما پر بم گرائے۔ تو جاپان کو ناچار ہتھیار ڈالنے پڑے۔ دوسری طرف جرمنی بھی ختم ہو چکا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ ختم ہوگئی۔ اور اتحادی فاتحین کی حیثیت سے اپنے دشمنوں کے ممالک میں قبضہ کرنے کے لئے گھس گئے۔ ایٹم بم کے اس کارنمایاں سے تمام قوموں کو معلوم ہو گیا۔ کہ گو گذشتہ جنگ کا خاتمہ ایٹم بم نے کیا ہے۔ لیکن اگر آئندہ کوئی جنگ ہوئی۔ تو اس کا آغاز ایٹم بم سے ہوگا۔ اور دنیا کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔ اس لئے اختتام جنگ کے ساتھ ہی دانایان عالم کی توجہ اس خطرناک ہتھیار کی جانب ہوگئی۔

اگرچہ گذشتہ جنگ میں روس۔ امریکی برطانوی گروپ کا حلیف تھا۔ لیکن اس بات کو روس اور امریکی برطانوی گروپ دونوں اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ اتحاد محض وقتی ہے۔ اور جنگ کے ختم ہوتے ہی اس میں رخنے پڑ جانا لابدی ہے روس اور امریکی برطانوی گروپ کا نظریاتی تضاد محض مشترک خطرہ کی وجہ سے بظاہر دب سا گیا تھا۔ لیکن سب جانتے تھے کہ جونہی یہ مشترکہ خطرہ دور ہوا۔ یہ تضاد پہلے سے بھی زیادہ قوت کے ساتھ ابھرے گا۔ یہ حقیقت اتنی واضح تھی۔ کہ کسی فرد بشر نے اسکو سمجھنے میں غلطی نہیں کھائی۔ چنانچہ آخری فتح سے بھی پہلے دونوں طرف سے آنے والی باہمی کشمکش کے آثار ظاہر ہو چکے تھے۔ اور ابھی دوسری عالمگیر جنگ ختم بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ تیسری جنگ کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئیں تھیں۔ اور یقین ہے کہ اگر امریکہ کی ایٹم بم پر اجارہ داری نہ ہوتی۔ اور یہ خطرناک ہتھیار تینوں بڑے بڑے اتحادیوں کی الگ الگ ملکیت ہوتا۔ تو دوسری اور تیسری عالمگیر جنگ کے درمیان کوئی وقفہ نہ پڑتا۔ صرف فریقین بدل جاتے اور جو پہلے اتحادی کہلاتے تھے وہی ایک دوسرے کے مخالف آکھڑے ہوتے۔ ایٹم بم کے مظاہرہ نے فوری جنگ کو تو ملتوی کر دیا۔ مگر دونوں طرف آئندہ جنگ کی تیاریاں ہونا شروع ہوگئیں۔

جنگ کے خاتمہ سے لے کر اب تک اگرچہ دنیا کی بڑی بڑی اقوام پُرامن رہی ہیں۔ لیکن یہ امن کی فضا محض مجبوریوں کی وجہ سے قائم رہی ہے۔ وگرنہ جہاں تک ایسے اختلافات کا تعلق ہے جو قوموں کو جنگ کے میدان میں لے آتے ہیں اس کی کمی نہیں رہی بلکہ روز بروز زیادہ ہی ہوتے چلے گئے ہیں۔ یہ مجبوری امن بھی دراصل ایٹم بم کا ہی کارنامہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر امریکہ کی اس پر اجارہ داری نہ ہوتی۔ تو اب تک جو کچھ ہونا تھا ہو چکا ہوتا۔ اب تک امریکہ ایٹم بم کو ایک نہایت مؤثر دھمکی کے طور پر استعمال کرتا آیا تھا۔ ایک طرف تو شروع سے ہی روس ایٹم بم کو جنگی ہتھیاروں کے زمرے سے خارج کرانے کی کوشش کرتا چلا آیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیتا رہا ہے۔ کہ اس کا ذخیرہ تباہ کر دیا جائے۔ لیکن درپردہ وہ اس طاقت پر خود بھی دسترس حاصل کرنے کی سعی میں مصروف رہا ہے۔ امریکہ ایٹم بم پر پابندی لگانے کی حمایت میں رہا ہے۔ مگر وہ بالکل اس طاقت کے اپنے ہاتھ سے نکل جانے کے لئے رضامند نہیں ہو سکا۔ اس لئے جو کمیشن ایٹم بم کے کنٹرول کے لئے اقوام متحدہ کی انجمن نے مقرر کیا تھا۔ چونکہ اس کی تمام کوشش کسی ایسے فیصلہ کے معلوم کرنے کی جو فریقین کو منظور ہوں بے کار ہو گئیں تھیں اور اس معاملہ میں تعطل کی صورت رونما ہو گئی تھی۔

اب امریکہ کو یقین ہو گیا ہے کہ روس کے پاس بھی ایٹم بم ہے تو صورت حال بدل چکی ہے۔ جہاں پہلے امریکہ اور اسکے ساتھی اپنی اجارہ داری کی وجہ سے مطمئن تھے۔ اب وہ ایسے مطمئن نہیں رہے۔ شائد اب وہ بھی دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اس خطرناک طاقت پر کوئی بین الاقوامی پابندی لگ جائے جو مؤثر ہو۔ چنانچہ اب اس تعطل کو دور کرنے کی از سر نو کوشش کی جانے لگی ہے۔ اس ضمن میں کینیڈا کی وہ تجویز ہے۔ جو اس نے برطانیہ کے سامنے رکھی ہے۔

اس تجویز کے رو سے ایٹم بم کے استعمال کو خلاف قانون قرار دیا جائے گا۔ بشرطیکہ سیکیورٹی کونسل میں روس اپنے ویٹو کے حق سے دستبردار ہو جائے کینیڈا کی اس تجویز میں بم کے ذخیروں پر بین الاقوامی کنٹرول کے سوال کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور اس لئے خود امریکہ بھی رفع خطرہ کے لئے اس کو ناکافی خیال کرتا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے بہتر اور قابل عمل کوئی تجویز نظر نہیں آتی۔ اور یہی تجویز ہے۔ جسے دونوں فریقوں کی تائید اور منظور ہونے کا کوئی امکان ہے۔

اگر تو واقعی روس کے پاس بھی ایٹم بم موجود ہو گیا ہے۔ تو ممکن ہے کہ روس شائد جہاں تک ایٹمی طاقت کے خلاف قانون قرار دیئے جانے کا تعلق ہے اس تجویز کو منظور کر لے۔ کیونکہ اس صورت میں اگر مخالف قانون شکنی کرے گا۔ تو اس کا جواب اسی طرح دیا جا سکتا ہے۔ لیکن روس ویٹو کے حق کو چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایٹم بم کی طاقت تو واقعی جنگ میں استعمالی ہوگی۔ جس میں اب روس بھی شائد امریکہ کے برابر ہو چکا ہے مگر ویٹو کی طاقت سرد جنگ کا دفاعی ہتھیار ہے۔ جس کو روس اس وقت تک ترک نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کو یقین نہ ہو جائے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی مجلس میں بھی امریکی گروپ کے برابر ہو گیا ہے۔

یہ تو خیر ایک الگ سوال ہے۔ اصل قابل غور امر یہ ہے۔ کہ کیا ایٹمی طاقت کو خلاف قانون قرار دینے سے دنیا کا خطرہ مٹ جائے گا؟ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ یہ دونوں بڑے متضاد گروپ ایک دوسرے کے خلاف ایٹم بم استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔ تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس کو دوسری اقوام کے خلاف استعمال نہیں کیا جائیگا صرف جنگ میں اسکو ممنوع قرار دینے سے تو کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ ایٹم بم کا ذخیرہ جمع کرنے کی تو اجازت قائم رہے گی۔ ایسی صورت میں وہ قومیں جو ان مہذب قوموں کے خیال میں غیر مہذب قومیں ہیں کس طرح مطمئن ہو سکتی ہیں۔ اس کے تو معنی یہ ہوں گے کہ ایٹم بم صرف مہذب کہلانے والی قوموں کے لئے تو خلاف قانون ہوگا۔ مگر دوسری کمزور اقوام ہر وقت اس کے خطرہ کے نیچے رہیں گی۔ خاصکر ایشیائی اقوام تو اس تجویز سے کبھی مطمئن نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ مغربی مہذب قومیں ایشیائی قوموں کو انسانی درجہ ہی نہیں دیتیں۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ عالمگیر جنگ میں ایٹم بم جاپان پر گرایا گیا تھا۔ جرمنی یا اٹلی پر نہیں گرایا گیا تھا۔ اس لحاظ سے یہ تجویز قطعاً کافی نہیں ہے۔ اگر یہ تجویز پاس ہوگئی تو اس کو ایشیائی اقوام کے خلاف ایک سازش خیال کرنا چاہیئے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ مسئلہ آئندہ کیا صورت اختیار کرے گا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ ایسے خطرناک ہتھیاروں کا وجود دنیا کے لئے دائمی خطرہ ہے علاوہ ازیں محض انسان کا بنایا ہوا قانون خواہ اسکو لوہے کی بیتریوں پر ہی کندہ کر کے کیوں نہ رکھا جائے کبھی انسانی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جب کبھی بھی جو قوم اپنے آپکو اتنی طاقتور سمجھے گی۔ کہ وہ دوسروں کو کچل سکتی ہے وہ ایسے معاہدات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ ان اقوام کی موجودہ ذہنیت سے یہ غیر متوقع نہیں ہے۔ کہ ادھر تو ایٹم بم کو خلاف قانون قرار دیا جا رہا ہو۔ اور دوسری طرف ان میں سے کوئی قوم اپنی طاقت کا فائدہ اٹھانے پر تل جائے محض کاغذی عہدناموں سے کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس تجویز میں وہی بنیادی کمزوری ہے جو گذشتہ معاہدات میں ثابت ہو چکی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک دنیا اس الحادی پگ ڈنڈی پر چلی جائے گی۔ جس پر ان مہذب اقوام نے اپنے آپ کو ڈال لیا ہے۔ اور جس پر وہ دوسری تمام دنیا کو ڈالنا چاہتے ہیں اس وقت تک ایٹم بم کا کوئی علاج نہیں۔ اور خواہ کوئی بھی تدابیر اختیار کی جائیں دنیا کو تباہی کا خطرہ لگا رہے گا۔ اسی طرح جس طرح ایک دیوانے کے ہاتھ میں جب تک تلوار ہے خطرہ رفع نہیں ہو سکتا۔

ایٹم بم کا علاج صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ ذہنیت کی تبدیلی ہے۔ اور جہاں تک ظاہر حالات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تبدیلی یونہی نہیں ہو سکے گی۔ دنیا کو گذشتہ جنگوں میں جو چرکے لگے ہیں۔ اگر ذہنیت تبدیل ہونا ہوتی تو وہی کافی تھے۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ ان مصائب سے دنیا نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ اور اپنی عقل پر انحصار کئے تباہی کے غار میں گھسی چلی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دنیا کے آخر لمحہ تک یہی حالت رہے۔ اور عقلمندی کا جو انجام ہوتا ہے وہ ہو کر رہے۔ لیکن ہمیں خدا تعالے سے یہی امید ہے۔ کہ وہ دنیا کو اس تباہی سے ضرور بچا لے گا۔

غلبہ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

(از محمد عبد الحق مجاہد امرت سری گنج مغلپورہ لاہور)

اہلِ حدیث کے ٹریکٹ میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ "مسیح موعود کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرے گا اور خود (حضرت) مرزا صاحب نے بھی لکھا ہے کہ اب میرے ہی ذریعہ سے اسلام دنیا پر غالب ہوگا۔ احمدی دوستو مسیح موعود آیا اور چلا بھی گیا۔ مگر مسلمان بجائے غالب ہونے کے مغلوب ہو رہے ہیں۔"

معترض صاحب لٹریچر احمدیت سے تو ناواقف ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ حدیث ہو کر علم احادیث سے بھی بے بہرہ ہیں۔ نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہے۔ کہ اسلام میری زندگی میں دنیا پر غالب آئے گا۔ اور نہ ہی احادیث میں لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کی زندگی میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ بلکہ حدیث میں لکھا ہے

"ویھلک اللّٰہ فی زمنہ الملل کلھا الا الاسلام" (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۹)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام مذہبوں کو نیست و نابود کر کے صرف اسلام کو قائم کرے گا۔"

چنانچہ ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۲۷ جلد ۵ صفحہ ۱۸۹ میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کے متعلق جو پیشگوئی بیان فرمائی ہے حضور نے اس کی تشریح بھی کر دی ہے اور اس کی معیاد تین صدیاں قرار دی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "میں نہیں کہہ سکتا کہ پورے طور پر ترقی اسلام کی میری زندگی میں ہوگی یا میرے بعد میں ہاں میں خیال کرتا ہوں۔ پوری ترقی دین کی کسی نبی کی عین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھلایا۔ اور پھر بعد میں ان کے ترقیاں ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے اور اسود و احمر کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر آپ کی حیات میں عرب یعنی یورپ کی قوم کو تو اسلام سے کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ ایک بھی مسلمان نہ ہوا۔ اور جو اسود تھے۔ ان میں سے صرف جزیرہ عرب میں اسلام پھیلا۔ اور مکہ کی فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ سو میں خیال کرتا ہوں کہ میری نسبت بھی ایسا ہی ہوگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار یہ وحی قرآنی ہو چکی ہے۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک اس سے مجھے یہی امید ہے۔ کہ کوئی حصہ کامیابی کا میری زندگی میں ظہور میں آئے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ ۱۹۲۶ء)

حضرت اقدس نے اپنے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ جس طرح بانی اسلام کی زندگی میں اسلام پورے طور پر دنیا میں نہیں پھیلا۔ بلکہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اسی طرح میری زندگی میں اسلام کو غلبہ نہیں ہوگا۔ بلکہ میری وفات کے بعد اسلام غالب ہونا شروع ہوگا۔ چنانچہ احمدیت کے مبلغ اس وقت اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور وہ اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے لئے رات دن اسی جدوجہد میں ہیں۔ اور کوئی دن خالی نہیں جاتا جس دن کوئی نہ کوئی عیسائی یہودی یا کوئی اور غیر مسلم اسلام میں داخل نہ ہوتا ہو۔ احمدی مبلغین کی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں عیسائی عیسائیت کو خیر باد کہہ کر اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے زمانے کی تعیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۲) "مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے۔ اور اس کی تعلیم پر قائم رہیں گے۔ غرض قرون ثلاثہ کا ہونا بمراعات منہاج نبوت ضروری ہے۔"

(تریاق القلوب طبع دوم صفحہ ۲۷۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

(۳) "یاد رکھو۔ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہ دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

(۴) "خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان (نبیوں) کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو دنیا میں وہ پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل انہی کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود کے زمانہ میں جس حد تک قومی کا ذکر فرمایا ہے اور غلبہ اسلام کے ظہور کا جو وقت بتایا ہے۔ اس کے لئے حضرت اقدس نے جو وہی تین صدیاں مقرر کی ہیں۔ لہٰذا اس سے قبل اس پر اعتراض کرنا جہالت اور عبث محض ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی بتا رہی ہے۔ کہ یقیناً یقیناً تین صدیوں کے اندر اندر یہ تمام امور پورے طور پر ظہور پذیر ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اے کاش! ہمارے مخالفوں کو روحانی طور پر اتنی ہی بصیرت مل جاتی۔ جس سے وہ ظاہری دنیا میں بڑے چھوٹے سے بیج میں پتے، شاخیں اور تنے دیکھ سکتے۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے مستقبل کو دور بین آنکھوں سے دیکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ نے اتنی کامیابی عطا فرمائی تھی۔ کہ آپ نے اس کو بطور نشان فرمایا۔

"کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں۔ کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے۔ اندر ہی اندر نابود ہو جائے۔ اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں" (نزول المسیح)

چنانچہ جماعت احمدیہ کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر احمدیت اور حاسد سلسلہ عالیہ احمدیہ مولوی ظفر علی خان زمیندار لکھتا ہے:۔

"اس درخت کی ایک شاخ چین میں، دوسری جاپان اور تیسری انگلستان میں نکل آئی ہے۔" (زمیندار اکتوبر ۱۹۳۴ء بحوالہ تاریخ ...)

پھر غلبہ اسلام سے مراد یہ نہیں۔ کہ دوسری اقوام کو قتل کر کے اسلام کو غالب کیا جائے۔ بلکہ دلائل اور براہین کا غلبہ ہے۔ چنانچہ اہلِ حدیث کے سرغنہ ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں

"غلبہ اسلام جس کی مؤلف (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ..."

مبلغ سپین و ڈاکٹر ملک محمد شریف صاحب چھاؤنی سیالکوٹ میں

ملک محمد شریف صاحب کی موجودگی کا علم چھاؤنی سیالکوٹ میں ۲۴ ستمبر کی شام کو ہوا چنانچہ دوستوں کی درخواست پر آپ اگلے دن صبح آٹھ بجے شیخ نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ چھاؤنی سیالکوٹ کے مکان پر تشریف لائے۔ جہاں جماعت کے دوسرے دوست تبلیغی ... ملنے کے لئے اجتماعی دعا کے لئے حاضر تھے دوستوں کے دعا کے بعد منتشر ہونے سے پہلے ملک صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ وہ اپنے تجربات اور خیالات سے دوستوں کو مستفید فرمائیں۔ تاکہ تبلیغی دن کا کام بابرکت ہو۔ چنانچہ ملک صاحب نے سپین میں اپنے تبلیغی فرائض کے دوران میں جو تائید ایزدی انہیں حاصل ہوئی کے حالات بیان فرمائے اور تبلیغی دن کے لئے بعض نصائح بھی فرمائیں جو دوستوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث اور مفید ثابت ہوئیں۔ تقریر چونکہ پریزیڈنٹ صاحب کے مکان کے آگے برلب سڑک ہو رہی تھی۔ راہ چلتے بعض غیر احمدیوں نے بھی ٹھہر کر دلچسپی سے سنی۔ دعا کے بعد جناب لیفٹیننٹ نواب علی صاحب کے ہمراہ بعض دوسرے غیر احمدی اعلیٰ فوجی افسروں سے بھی ملائے گئے جنہوں نے بڑے شوق اور دلچسپی سے ملک صاحب کی گفتگو کو سنا

دوسرے دن پریزیڈنٹ جناب شیخ نذیر احمد صاحب نے ملک صاحب کے اعزاز میں ہونٹ ریلو ہوٹل میں پانچ بجے شام دعوت چائے دی۔ اور غیر احمدی فوجی افسروں اور سول کے اعلیٰ عہدیداروں کو مدعو کیا حاضری توقع سے زیادہ تھی چائے نوشی سے پہلے اور دوران چائے نوشی میں جملہ مہمان نہایت اشتیاق سے ملک صاحب کی باتیں سنتے رہے۔ چائے کے بعد ملک صاحب نے تقریر کی جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جملہ مہمان نہایت غور اور سنجیدگی سے سن کر لطف اندوز ہوتے رہے۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے بشرح وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوایا جائے

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد نائب صدر

احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

(از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل)

(۵)

یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ احمدیت کے خلاف احرار کی شورش زوروں پہ تھی اور انجمن سیف الاسلام لاہور بحیثیت نمائندہ حلقہ نیلہ گنبد و انارکلی مجلس احرار کی مالی و انسانی امداد میں پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لے رہی تھی۔ ایک دن احرار کے نفس ناطقہ چوہدری افضل حق صاحب کی طرف سے خاکسار کو پیغام موصول ہوا کہ لاہور کی جو انجمنیں مجلس احرار کی مدد کر رہی ہیں ان کے سیکرٹریان کی ایک میٹنگ مجلس کے مرکزی دفتر میں منعقد ہو رہی ہے آپ بحیثیت جنرل سیکرٹری انجمن سیف الاسلام اس میٹنگ میں شمولیت کریں بعض ضروری امور کے متعلق مشورہ کرنا ہے۔ اس پیغام کے مطابق خاکسار وقت مقررہ پہ مجلس احرار کے دفتر واقع بیرون دہلی دروازہ میں پہنچ گیا۔ بہت سے اور لوگ بھی جمع تھے۔

چوہدری افضل حق صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار کی کامیابیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ "مرزائیت" کے خلاف جو پروپیگنڈا ہم نے شروع کر رکھا ہے وہ اب پورے عروج پہ ہے اس سے زیادہ ترقی کا امکان نہیں البتہ اندیشہ ہے کہ تنزل کے آثار ہونا نہ شروع ہو جائیں۔ کیونکہ مرزائیت کی جڑیں انتہائی طور پر گہری ہیں اس کی رہنمائی کرنے والے دماغ غیر معمولی طور پر زیرک واقع ہوئے ہیں۔ پھر یہ تحریک ایک عرصہ سے کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس کے تخریبی کام بہت زیادہ اکھڑ چکے ہیں اور جب تک ہمارے کام کا رخ تخریب سے تعمیر کی طرف نہ پھرے ہم اس تحریک کا کامیاب طور پہ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے میں نے آپ حضرات کو تکلیف دی ہے تاکہ آپ مشورہ دے سکیں کہ اب ہمارا پروگرام کس ڈھب پہ اور کن ذرائع پہ مشتمل ہونا چاہیئے۔

ایک اور صاحب اٹھے۔ انہوں نے مرزائیت کی اس قدر مضبوطی پہ اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب ہم تو پبلک جلسوں میں احرار لیڈروں سے یہی سنتے رہے ہیں کہ بس اب مرزائیت ختم ہو چکی ہے وہ دن دور نہیں کہ جبکہ آپ کو کوئی مرزائی ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکے گا۔ لیکن آج میں آپ کی زبان سے یہ سن کر سخت حیران ہوا ہوں کہ احرار نے اب تک جو کام کیا ہے مرزائیت کو ختم کرنا تو ایک طرف رہا وہ ابھی تک اس کی جڑیں بھی نہیں ہلا سکا۔ اگر ہم لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اب تک اس کی جڑوں کو بھی متاثر نہیں کر سکے تو اسے ختم کرنے کے لئے تو کروڑوں کی ضرورت ہوگی۔

جب یہ صاحب تقریر ختم کر چکے تو چوہدری صاحب نے اس کے جواب میں یہ تقریر کی اور کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں کہ مرزائیت ابھی باقی ہے وہ تو اب ختم ہو چکی صرف ہم نے یہ انتظام کرنا ہے کہ وہ پھر کہیں نہ ابھر آئے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ لاہور میں جتنی بھی مقامی انجمنیں ہماری مدد کر رہی ہیں وہ سب اپنے اپنے نام ترک کر کے مجلس احرار میں مدغم ہو جائیں اور مجلس کی مقامی شاخیں بن کر کام کریں۔ مجلس احرار نے اتنا زبردست کام کیا ہے کہ مسلمانوں کی پشتیں بھی اس احسان کا بدلہ نہیں اتار سکیں گی اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ میری اس تجویز سے اتفاق کریں گے۔ اس سے یکجہتی بڑھے گی اور انتخابات میں بھی بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

جتنے بیٹھے تھے اتنی ہی باتیں ہوئیں کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ۔ جب میری باری آئی تو میں نے کہا۔ مجلس احرار کو اگر نام سے غرض ہے تو پھر تو چوہدری صاحب کی تجویز درست ہے۔ لیکن اگر کام مقصود ہے تو پھر مجلس احرار کو بہت سے کام کرنے ہیں۔ اسے جہاں سیاست میں کام کرنے والوں کی ضرورت ہے وہاں تبلیغ کیلئے مستقل مبلغوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اس کا اثر کبھی بھی دیرپا نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے پروگرام ایسا بنایا جائے کہ نام اگرچہ الگ الگ رہتے ہیں تو بے شک رہیں لیکن کام میں نظم و ترتیب مسلسل قائم رہے۔ بعض ادارے مبلغوں اور کارکنوں کی تعلیم کا انتظام کریں تو بعض ان کی تربیت کا ذمہ لے لیں۔ اور بعض ان کی مالی ضرورتوں کے کفیل بن جائیں۔ کام اسی طرح چلے گا۔ صرف نام بدلنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

لیکن چوہدری صاحب اپنی ہٹ پہ قائم تھے اور دوسرے نمائندے اپنی ضد چھوڑنے پہ آمادہ نظر نہیں آتے تھے۔ بالآخر چار گھنٹے کے ہنگامہ کے بعد کسی نتیجہ پہ پہنچے بغیر میٹنگ ملتوی کر دی گئی اور سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس کے بعد جب بھی دفتر احرار میں جانا ہوا نہ مجلس احرار کے لیڈروں میں وہ التفات نظر آیا جس کا اظہار وہ پہلے کیا کرتے تھے اور نہ اس کے رضاکاروں میں وہ جذبہ اخوت دیکھا جسے مثال بنا کر پیش کیا جاتا تھا۔

احرار کانفرنس قادیان میں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے صدارتی تقریر کی وہ فرقہ وارانہ منافرت کا ایک شاہکار تھا لیکن حکومت اس کو بھی کافی نہیں سمجھتی تھی اور چاہتی تھی کہ احمدیت کے خلاف مزید منافرت کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ اندرونی غرض تھی۔ لیکن بظاہر احمدیوں کی دلجوئی کے بہانہ سے حکومت نے مولوی صاحب پہ مقدمہ دائر کر دیا کہ انہوں نے ملک معظم کی رعایا کے دو فرقوں میں منافرت بپا کرنے کی "مذموم" کوشش کی ہے۔ اس مقدمہ کا دائر ہونا تھا کہ احرار نے اس کو بہانہ بنا کر احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا کی مہم کو اور بھی تیز کر دیا۔ جگہ جگہ کانفرنسیں منعقد ہونے لگیں۔ جلسے کئے جانے لگے۔ اور چندوں کا وہ زور ہوا کہ احرار کے آڑے نوارے ہو گئے۔ اور مدتوں کی حسرتیں گوناگوں مسرتوں میں تبدیل ہو گئیں۔ ایک موقعہ پہ جبکہ مولوی عطاء اللہ صاحب کے مقدمہ کی گورداسپور میں پیشی تھی۔ مجلس احرار کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ تمام مسلمان اس دفعہ جمعہ گورداسپور میں پڑھیں۔ خاکسار کے ایک استاد جو جامعہ عباسیہ بہاولپور میں تفسیر کے پروفیسر تھے لاہور آئے۔ وہ بہاولپور کے مشہور مقدمہ کی مسل کی نقلیں لیکر گورداسپور جا رہے تھے تاکہ گواہوں پہ جرح اور بحث کی تیاری میں ان سے مدد دی جا سکے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ خاکسار بھی ان کے ساتھ گورداسپور چلے۔ شوق تو پہلے ہی دامنگیر تھا ان کا اصرار مزید بہانہ بن گیا اور خاکسار نے ان کے ساتھ جانے کو بخوشی منظور کر لیا۔

جمعہ میں ہزاروں کا مجمع تھا۔ جمعہ کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔ تجویز پیش کی گئی کہ اس موقعہ پہ تمام حاضرین جلسہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی بحیثیت امیر شریعت بیعت کریں۔ لوگوں نے اپنی پگڑیاں اتار کر ایک دوسرے کے ساتھ باندھ لیں۔ ان کا ایک سرا مولوی عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ اور دوسری طرف لوگ ان پگڑیوں کو پکڑے ہوئے تھے۔ جب بیعت ختم ہوئی تو لوگوں کو اپنی پگڑیوں کی فکر پڑ گئی۔ کیونکہ کئی لوگوں کی پگڑیاں غائب تھیں۔ ہوا یہ کہ جب پگڑیوں کی رسیاں بنائی گئیں تو ان کا ایک سرا مولوی عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ تک پہنچانے کے لئے ہر شخص کو اپنی پگڑی آگے بھیج دینی پڑی۔ اور جب واپسی ہوئی تو راستہ میں ہی پگڑیاں کھل گئیں۔ یار لوگ انہیں غائب کر کے چلتے بنے اور اصل مالک شور مچاتے رہ گئے۔ اس افراتفری میں شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ اب جبکہ آپ لوگوں نے میری بیعت کر لی ہے آپ کو میرے حکم کی بھی تعمیل کرنی چاہیئے۔ مرزا محمود احمد صاحب کے لاکھوں جاں نثار مرید ہیں اور وہ انہی کی طاقت پہ حکومت کو مرعوب کئے ہوئے ہے وہ جانتے ہیں کہ سب مریدوں کے پتے اس کے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن مجھے آپ میں سے کسی کا پتہ بھی معلوم نہیں۔ اس لئے آپ لوگ گھر جا کر تین پیسے کا کارڈ میرے نام لکھ دیں کہ ہم نے آپ کی بیعت کی ہے میں یہ تمام کارڈ حکومت میں پیش کروں گا اور کہوں گا کہ اگر مرزا محمود کے مرید ہیں تو دیکھو یہ میرے بھی مرید ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ تین پیسے کی قربانی ضرور کریں گے۔ حاضرین میں سے ایک دل جلے نے جس کی پگڑی گم ہو چکی تھی چلا کر کہا پگڑی تو قربان ہو گئی اب تین پیسے بھی حرام کریں۔ بہرحال جب اس ہنگامہ سے فراغت ہوئی تو واپس قیامگاہ پہ آ گئے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بہت خوش تھے۔ تجویز پیش کرنے والے اپنی عقلمندی کا پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ کیسے موقعہ پہ تجویز پیش کی گئی

مولوی عطاء اللہ صاحب کہتے تھے میری جرأت بھی تو دیکھو۔ میں نے فوراً ہی امیر شریعت بننے کی حامی بھر دی۔ ورنہ اگر مجمع میں سے کوئی شخص اٹھ کر کہہ دیتا کہ ہم آپ کی بیعت نہیں کرتے میرا کیا رہ جاتا۔

رات کو مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی مجلس خصوصی میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی جرح کے لطیفے بھی سنے۔ اگوٹ پٹانک کے اگونٹ پٹانگ اسی مجلس میں معلوم ہوئے۔ شاہ صاحب کے خاص خدمت گذار دیکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اور دوسرے دن جب امرتسر کے اسٹیشن پہ شاہ صاحب سے آخری رخصت حاصل کی تو زبان پہ یہ شعر تھا

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے والد صاحب عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں اور اب بیماری نے سخت شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار اقبال احمد زاہد ابن چوہدری غلام محمد صاحب

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی ملک عطاء الرحمن ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور بیوی بھی چار ماہ سے بعارضہ دق بیمار ہے۔ احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عزیز الرحمن ملک واقف زندگی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

وعدہ پورا کرنے کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو

وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ قریب آپہنچی

عُہدیداران جماعت کے کام کے امتحان کا وقت

جیسا کہ تمام دوستوں کو علم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہیں۔ تحریک جدید میں شامل ہونے والے ہر دوست کا وعدہ اس سے قبل ادا ہو جانا ضروری ہے تا وہ نئے سال کی تحریک پر بڑھ چڑھ کر لبّیک کہہ سکے۔ وقت نہایت تھوڑا باقی ہے۔ اور ابھی بہت سے احباب اور جماعتوں کے وعدے واجب الادا ہیں۔ اس کے لئے عہدیداران کی طرف سے ان تھک کوشش کی ضرورت ہے اور ضرورت ہے اس امر کی کہ وہ ہر وعدہ کنندہ دوست کے پاس پہنچیں اور انہیں حضور کا یہ ارشاد یاد دلائیں کہ:۔

> "جب منہ سے وعدہ کر لو تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اُسے پورا کرو۔ اور اُسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

اور اس طرح اس ماہ کے آخر تک تمام کی تمام رقوم وصول کر کے داخل خزانہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عہداران جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

"اے خدا تو ان کی مدد فرما جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔"

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

دعا

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں مسجد کی بنیاد رکھنے کی اطلاع ملنے پر مورخہ ۳ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ کراچی کے ممبران انجمن احمدیہ میں جمع ہونے لگ گیا تھا اگرچہ تنگ وقت میں اطلاع ملنے کی وجہ سے تمام احباب کو علم نہ ہو سکا تاہم ایک بھاری تعداد انجمن احمدیہ میں پانچ بجے شام کو جمع ہو گئی۔ نماز عصر کے بعد ۱/۲ ۵ بجے سے پونے چھ بجے شام تک جب کہ ربوہ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شریک دعا ہونگے، سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ کی معیت میں تمام احباب کراچی نے لمبی دعا کی۔ جس میں مسجد ربوہ کے بابرکت ہونے پر قادیان کی واپسی اور تمام اکناف عالم میں تعمیر مساجد اور ان کو احمدیوں کے ذریعہ آباد کرنے کی توفیق کے حصول کے لئے دعا کرنے کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے اور اس نئی مسجد کی تعمیر کو بابرکت کرے۔ اور اسے ہمیشہ مومنوں کے ذریعہ آباد رکھے۔ آمین (نامہ نگار)

اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر)

پتہ مطلوب ہے!

(۱) محمد بشیر صاحب چکوالی محلہ دارالبرکات قادیان جو کہ ۱۹۴۵ء میں الف۔ ایس۔ ڈی سپلائی ڈپو فاضلکا ... میں تھے اور آج کل R.I.A.S.C سے ریلیز ہو چکے ہیں۔ فسادات کے بعد قادیان سے آنے کے بعد ان کا پتہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ یا کوئی دوست ان کو جانتا ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ از طرف محمد اسحٰق احمدی P.S.P. سگنلنگ گروپ۔ سی او۔ ڈی راولپنڈی)

(۲) میاں مہاجر بھچوں والا مقام بھچوں تحصیل موگہ ضلع فیروزپور جہاں کہیں ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ یا خود آ جائیں کیونکہ ان کی ہمشیرہ سخت بیمار ہے۔ اور دوسرے رشتہ دار پریشان ہیں۔ پتہ: بمقام و ڈاکخانہ ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۳) مکرمی عبد الرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب محلہ جبار چک۔ تانا پور روڈ۔ تھا گلپور ...

مشرقی افریقہ میں عربوں کے ایک شہر کے آثار کی تحقیقات

پانچ مسجدوں۔ ایک محل اور ایک اسکول کی دریافت

لندن ۱۰ر اکتوبر (ہوائی ڈاک سے) کینیا کی حکومت نے گڈی کے ویران شدہ شہر کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس فراموش شدہ شہر کے آثار کی تحقیقات پروفیسر کرک مین کریں گے۔ آج سے پچیس سال پیشتر اس شہر کو جنگلوں میں گھرا ہوا پایا گیا تھا۔ کینیا کے سرکاری ریکارڈوں میں اس شہر کا کہیں تذکرہ نہیں۔ اس شہر میں جو سو ایکڑوں پر پھیلا ہوا ہے۔ پانچ مسجدوں۔ ایک محل اور ایک اسکول کا پتہ چلا ہے۔ اس بات کا امکان ہے۔ کہ گڈی ان عرب تاجروں کی بستی ہو جو بارہویں۔ تیرھویں اور چودھویں صدیوں میں جنوبی عرب سے آ کر مشرقی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔

ایک ہفتے میں دو کروڑ پونڈ دھاگا

تین ستمبر ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والے ہفتے میں برطانیہ میں تقریباً ۲ کروڑ پاؤنڈ وزن کا سوتی اور ملا جلا دھاگا تیار کیا گیا۔ اس سے پہلے ہفتے میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ پونڈ وزن کا دھاگا تیار کیا گیا تھا۔

ہسپتالوں کے لئے مزید خون

اس سال کی دوسری سہ ماہی میں انگلستان اور ویلز کے ہسپتالوں کے لئے چھتیس ہزار آٹھ سو سینتالیس افراد نے اپنا خون پیش کیا۔ جنگ سے پہلے برطانیہ کے ہسپتال جتنا خون استعمال کرتے تھے۔ اس سے اب دس گنا زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ مستقبل کی ضرورتوں کے پیش نظر ابھی ایک لاکھ پچاس ہزار ایسے افراد کی ضرورت ہے۔ جو اپنا خون پیش کر سکیں۔

برف پر سکیٹنگ کا مقابلہ

مارچ ۱۹۵۰ء میں مردوں اور عورتوں اور جوڑوں کا برف پر سکیٹنگ کا مقابلہ لندن میں ہوگا۔ اس موقع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے برف کی نیشنل سکیٹنگ ایسوسی ایشن نے ایک پروگرام تیار کیا ہے۔

---

(۳) جو جہاں کہیں ہوں نظارت ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔ (نظارت)

(۴) مکرمی محمد شاہ صاحب ولد فقیر محی الدین صاحب قوم قریشی ساکن پالم کوٹ کوٹا السید یحییٰ۔ ... تحصیل ... دیپلی (صوبہ مدراس) اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو براہ کرم وہ مطلع فرما کر ممنون فرماویں (نظارت بیت المال)

(۵) مکرمی عبد الرزاق صاحب ولد یحییٰ جو محکمہ سپلائی R.I.A.S.C پٹھانکوٹ میں ملازم تھے کے پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو مطلع فرماویں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

(۶) بابو محمد حمید احمد ہوزری والے محلہ دارالبرکات قادیان کراچی گئے ہوئے ہیں۔ ایک عرصہ سے ان کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ مہربانی فرما کر وہ مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے خط لکھیں۔

(محمد صدیق دفتر روزنامہ الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور)

جبل الطارق سے لندن تک پرواز کا ریکارڈ

لندن (ہوائی ڈاک سے) رائل ایئر فورس کے ایک جہاز ڈی ہاوی لینڈ ۱۰۳ نے جبل الطارق سے لندن کے درمیان پرواز کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس ہوائی جہاز کی رفتار چار سو پینتیس میل آٹھ سو تینتیس گز فی گھنٹہ تھی۔ رائل ایئر فورس کے طیاروں کے دوسرے ریکارڈ حسب ذیل ہیں۔ اگست ۱۹۴۶ء میں لندن سے ولنگٹن (نیوزی لینڈ) تک ۵۹ گھنٹے پچاس منٹ میں۔ اگست ۱۹۴۶ء میں لندن سے ڈارون (آسٹریلیا) ۴۵ گھنٹے ۳۵ منٹ میں اگست ۱۹۴۶ء میں لندن سے کراچی انیس گھنٹے ۴ منٹ میں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز شیخ احمد محمود صاحب لندن ہسپتال میں سنگ گردہ کے اپریشن کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بذریعہ تار درخواست کی ہے۔ احباب کرام ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبید اللہ ہیڈ ہیڈ ... لاہور)

اشتراکی ہانگ کانگ پر سیاسی دباؤ ڈالیں گے

ہانگ کانگ ۱۰ اکتوبر۔ چینی اشتراکی ہانگ کانگ پر حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن ان کو امید ہے کہ وہ سیاسی دباؤ ڈال کر برطانیہ کو آئندہ پانچ سال کے اندر اندر یہاں سے نکال دیں گے۔ فی الحال اشتراکیوں کا خیال ہے کہ وہ ہانگ کانگ کو رسد حاصل کرنے کے ذریعہ کی وجہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ قوم پرستوں کی ان ہوائی ناکہ بندی کا جواب دیا جا سکے جس سے ان کو کافی نقصان پہنچا ہے ٹینٹسن اور نو آبادی کے درمیان بحری تجارت ان کی معاشیت کے لئے نہایت ضروری ہے وہ عنقریب کینٹن ہانکاؤ ریلوے کا اجرا کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ جس سے ہانگ کانگ اور وسطی چین کے درمیان براہ راست سلسلۂ ریل قائم ہو جائیگا لیکن ہانگ کانگ کی تجارتی سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ وہ نو آبادی کے اندر اپنا سیاسی اثر اس حد تک بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ برطانیہ کے لئے نو آبادی میں رہنا محال ہو جائے انہوں نے اعصابی جنگ شروع کر رکھی ہے اور بہت سی عمارتوں پر سرخ جھنڈے لہرائے جاتے ہیں چینی بڑی تعداد میں جلسوں میں شرکت کر کے اشتراکی حکومت کے قیام پر خوشی منا رہے ہیں ان جلسوں میں اسی قسم کا جوش و خروش پایا جاتا ہے جو سقوط شنگھائی کے بعد وہاں دیکھنے میں آیا تھا (استار)

مرحوم نقراشی پاشا کے قاتل کو سزائے موت

قاہرہ ۱۰ اکتوبر کل مصر کے سپریم فوجی ٹربیونل نے ایک طالب علم عبدالمجید حسن کو سزائے موت دیدی اس نے سابق وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا کو گذشتہ سال موت کے گھاٹ اتار دیا تھا وہ زرعی کالج کا طالبعلم ہے

کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر جنرل ڈالوائی جنیوا روانہ ہو گئے

وہاں ہندوستان کی شکایت کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرینگے

سرینگر ۱۱ اکتوبر۔ کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر لفٹننٹ جنرل موریس ڈلوائی آج ایک خاص طیارہ میں دہلی روانہ ہوئے جہاں سے وہ جنیوا پہنچینگے۔ کشمیر کمیشن کے ارکان اس وقت جنیوا میں کشمیر کی تازہ ترین صورت حال اور اس کے پس منظر کے متعلق اپنی رپورٹ تیار کر رہے ہیں یہ رپورٹ حفاظتی کونسل میں پیش کی جائے گی۔

پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لائی نے جنرل ڈلوائی کو ہدایت کی تھی کہ وہ جنیوا پہنچکر کشمیر کمیشن کے سامنے ہندوستان کی شکایت کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کریں۔ جنرل ڈلوائی پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے سرینگر سے ایک مسلمان کا سامان راولپنڈی پہنچایا ہے۔

روس میں زیادہ تباہ کن مادہ

لندن ۱۰ اکتوبر۔ انقلاب جوہری بم سے قبل روس کے سوشلسٹ وزیر اعظم الگزینڈر رفیوڈوروچ کرنسکی نے پیرس سے آنے پر ایک ملاقات میں کہا کہ روس میں آج جوہری بم سے زیادہ تباہ کن طاقت پرورش پا رہی ہے اور وہ آزادی کی خواہش ہے جو بالآخر اسٹالین اور اشتراکی جماعت کو جماعت کے لئے تباہ کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی جمہوریتیں جو اشتراکیت کی پیشقدمی سے خائف ہیں یہ نہیں سمجھتیں کہ خود روس میں ان کے لاکھوں ساتھی ہیں۔ انہوں نے کہا وہ نا واقف ہیں، غیر متحرک اور ساکن ہیں اور ہزاروں خواب کی حالت میں کنسنٹریشن کیمپوں میں پڑے ہیں۔ ان کے دلوں میں کھانے، سونے اور انسانوں کی طرح سانس لینے کی خواہش چٹکیاں لے رہی ہے۔ وہ جمہوریت یا پارلیمنٹ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہر ایک کے دل میں اشتراکی قوت کے آگے [illegible] دینے کے مقابلے میں [illegible] ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کی خواہش ہے۔ (استار)

بلغراد اور سالونیکا کے مابین ریلوے کا اجراء

ایتھنز ۱۰ اکتوبر۔ یہاں آمدہ معتبر اطلاع کے مطابق یوگوسلاویہ اور یونان کی سرحد پر ریلوے لائن کی مکمل طور پر مرمت کی جا چکی ہے۔ سرحد کے پار یوگوسلاوی بلغراد کے ساتھ ریلوے لائن کے سلسلہ کی مرمت کر رہے ہیں اور اب بلغراد اور سالونیکا کے درمیان ریل کا براہ راست سلسلہ قائم کرنے کے لئے صرف ایک پل کی تعمیر باقی ہے۔ حکومت یونان نے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا ہے کہ یوگوسلاویہ سالونیکا کی بندرگاہ کی [illegible] سہولتوں سے معاوضہ فائدہ اٹھائے۔ (استار)

مراد آباد اور دربھنگہ میں فسادات

مراد آباد ۱۰ اکتوبر۔ کل مراد آباد میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ پر ۱۲ اشخاص بری طرح مجروح ہوئے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے اور [illegible] پولیس گشت کر رہی ہے

اب اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ چند روز ہوئے ضلع دربھنگہ میں بھی فرقہ وارانہ فساد ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ۳۴ مکانات نذر آتش کر دیئے گئے۔ فساد میں ایک آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔

جوہری طاقت پر کنٹرول

لیک سکسس ۱۰ اکتوبر۔ جوہری طاقت کے میدان میں امریکہ، برطانیہ اور کنیڈا کے درمیان گہرا اشتراک حاصل کرنے کی راہ میں حقیقی ترقی تین طاقتوں کی گفتگو سے حاصل ہوئی ہے۔ یہ گفتگو حال ہی میں پایۂ اختتام کو پہنچی ہے۔ تبادلۂ اطلاعات کا نیا پروگرام کانگریسی رہنماؤں کے ساتھ غیر رسمی گفت و شنید کے بعد فوراً ہی زیر عمل آجائے گا۔ بہر حال مغربی دنیا اور روس میں موجودہ خفیہ مذاکرات میں سمجھوتہ سے بہت دور ہیں۔ یہ مذاکرات جوہری طاقت کے کنٹرول پر ہو رہے ہیں۔ روس کے رویہ کا اظہار روسی مندوب ملک نے کنٹرول کے منصوبے پر جس کو اقوام متحدہ کے اراکین کی اکثریت نے قبول کر لیا ہے۔ حملہ کر کے ظاہر کر دیا ہے۔ اس عرصے میں روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ منگل کے روز مجلس تحفظ میں اسلحہ کے کنٹرول کے منشور کے لئے نئی تجاویز پیش کریں گے ممکن ہے یہ جوہری اسلحہ کے لئے بھی ہو لیکن زیادہ تر مندوبین اس کو پروپیگنڈا حاصل کرنے کی ایک اور تحریک سمجھ رہے ہیں برطانوی وفد ایک ساکن سمجھوتے کی تجاویز پر غور کر رہا ہے۔ جس کے تحت دو سال کے لئے جوہری بموں کا استعمال ممنوع قرار دیا جاتے اور اس عرصے میں توقع ہے کہ بین الاقوامی کنٹرول پر کچھ نہ کچھ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ کنیڈا کی تجویز اس سے بھی بڑھ کر ہوگی جس میں بم کا استعمال صرف حملے کی صورت میں کیا جا سکے جس کا فیصلہ جنرل اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کرے اور جب کہ تمام بموں کا ذخیرہ اقوام متحدہ کے پاس ہو۔ آسٹریلوی وفد ایک نئی انجمن کے قیام کی حمایت کر رہا ہے۔ لیکن یہ تمام تجویزیں امریکی ماہرین کو نہیں بھاتیں اور ان کو سمجھوتے کی بنیاد حاصل کرنے کے صرف ان خفیہ گفت و شنید پر امید ہے جو وقتی اور بلا تشہیر کے اب تک ہوتی ہے (استار)

ہندوستانی پالیمنٹ کے ضمنی انتخابات

مسلمانوں کیلئے مخصوص نشستیں

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اسمبلی پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ عارضی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخابات مخلوط رائے دہندگی کے اصول پر ہوں اور اقلیتوں (بشمول مسلمان) کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔

مشرق وسطی کے تیل کے خطہ کا تحفظ

ترک صحافی پاکستان کی اہمیت پر زور دیتا ہے

استنبول کے روزنامہ "جمہوریت" کی ۲۴ اگست کی اشاعت میں ترکی کے مشہور صحافی عمر رضا ڈگرل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مشرق وسطی میں تیل کے اہم خطہ کی تحفظ کے سلسلہ میں پاکستان کی سوق الجیشی اہمیت پر زور دیا ہے۔

صحافی مذکور لکھتا ہے :-

آج کل جنگ کے لئے تیل کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور تیل مشرق وسطی میں موجود ہے اگر ہم تیل کے ان چشموں [illegible] پر سوچیں تو ہمیں پاکستان کے حربیاتی موقف کا بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے۔ اقوام عالم جن دو کیمپوں میں بٹی ہوئی ہیں۔ اگر ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے تو تیل کے یہ چشمے خاص طور پر فوجی نشانہ ہوں گے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو ان کی حفاظت کون کرے گا؟ ظاہر ہے کہ یہ کام صرف ترکی۔ ایران۔ عراق۔ افغانستان، اور پاکستان کے ایک مشترکہ دفاع کے ذریعہ ہی انجام پا سکتا ہے۔ دفاع کے اس منصوبہ میں پاکستان کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے وہ کم ہے۔

جہاں اس سے پہلے کسی کے قدم نہ گئے تھے

اوٹاوا ۱۰ اکتوبر۔ تین برطانوی افسروں نے برطانوی کولمبیا کے ویران علاقوں کا اپنی گرمائی تعطیلوں میں دورہ کیا۔ یہاں انہوں نے دس ہزار فٹ کی بلندی کے پہاڑوں اور گلیشیر سسٹم کی دریافت کی جو اس سے پہلے معلوم نہ تھے ان میں ایک کیپٹن سی۔ ایچ۔ ولیم برٹن نے کہا ایسے علاقوں میں چلنا جہاں اس سے پہلے کسی انسان کے قدم نہ آئے تھے۔ بڑے اطمینان کا باعث ہے" جماعت کو ایسے علاقوں میں سے بھی گزرنا پڑا ہے۔ جہاں گھنے جنگلات کی [illegible] سے بعض اوقات ایک گھنٹے میں صرف ایک سو گز چل سکے۔ (استار)

پنڈت نہرو لندن میں!

لندن ۱۰ اکتوبر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کل بذریعہ طیارہ لندن پہنچ گئے۔ جہاں سے وہ امریکہ جائیں گے مالابار کی ملکہ پنڈت نہرو کی ہمشیرہ مسز کرشنا ہتھی سنگھ اور ان کے دو بیٹے بھی پنڈت جی کے ہمراہ لندن پہنچے۔ یہ لوگ قاہرہ سے پنڈت نہرو کے طیارہ میں سوار ہوئے تھے۔ پنڈت نہرو کے پرائیویٹ سیکرٹری اور مسٹر [illegible] پنڈت جی کے ہمراہ تھے۔